تحریک جدید کی اہمیت اور اس کا چندہ بڑھانے کی طرف توجہ

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/نومبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

تحریک جدید کے آغاز کو آج اڑتالیس سال گزر چکے ہیں اور اب ہم ۴۹ ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں سب سے پہلے قادیان میں اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ دن تھے جب ابھی فضا میں احرار کے ان دعووں کی آواز گونج رہی تھی کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ وہاں قادیان کا نام ونشان تک باقی نہیں رہے گا اور ایک وجود بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لینے والا ہو۔ فضاؤں میں بہت ارتعاش تھا اور احمدیوں کی طبیعت میں بھی ایک ہیجان تھا، ایک جوش تھا اور ایک ولولہ تھا۔ جتنی قوت کے ساتھ جماعت کو دبانے کی کوشش کی جا رہی تھی اتنے ہی زور کے ساتھ یہ جماعت اچھلنے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔ ایک آواز کا انتظار تھا یعنی خلیفۃ المسیح کی آواز کا کہ وہ جس طرح چاہیں، جس طرف چاہیں قربانیوں کیلئے بلائیں۔ لیکن دل سینوں میں اچھل رہے تھے کہ کب یہ آواز بلند ہو اور کب ہمیں آگے بڑھ کر نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کہنے کی توفیق عطا ہو۔

چنانچہ اس پس منظر میں ۱۹۳۴ء میں حضرت مصلح موعود نے اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ اس وقت کے اقتصادی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس وقت کی جماعت کی غربت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے اپنے اندازے کے مطابق ستائیس ہزار روپے کی تحریک فرمائی اور اس پر بھی آپ کا یہ تاثر تھا کہ اس وقت کے جماعت کے اقتصادی حالات مستقل طور پر یہ بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ اقتصادی حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مستقل طور پر یہ تحریک جاری نہ کی جائے بلکہ چند سال کے لئے قربانی مانگی جائے۔ چنانچہ آپ نے تین سال کیلئے اس چندے کا اعلان فرمایا جس کے ذریعے سے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کی داغ بیل ڈالی جانی تھی۔ اس وقت حاضرین اس بات کو پوری طرح سمجھ نہیں سکے۔ بہت سے ایسے تھے جنہوں نے سمجھا کہ یہ تحریک صرف ایک سال کیلئے ہے۔ چنانچہ انہوں نے بظاہر اپنی توفیق سے بہت بڑھ کر چندے لکھوائے۔ سلسلہ کے بعض کلرک ایسے تھے جن کو اس زمانے میں پندرہ روپے مہینہ تنخواہ ملا کرتی تھی۔ انہوں نے تین تین مہینے کی تنخواہیں لکھوا دیں۔ بعض ایسے تھے جنہوں نے دو مہینے کی تنخواہ لکھوا دی اور ذہن پر یہی اثر تھا کہ ایک دو سال کے اندر ہم ادا کر دیں گے۔ سلسلہ کے بہت سے ایسے بزرگ بھی تھے جو اگر چہ کچھ زائد تنخواہ پانے والے تھے لیکن اس زمانے میں بھی ان کی تنخواہ دنیا کے لحاظ سے بہت کم تھی۔ مثلاً ناظروں کے معیار کے لوگ اور سلسلہ کے پرانے خدام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی لمبی خدمت کی توفیق پائی تھی پچاس، ساٹھ، ستر روپے ماہوار سے زیادہ ان کی تنخواہیں نہیں تھیں، ان میں سے بھی بعض نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندے لکھوائے۔ مثلاً حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اڑھائی سو روپے چندہ لکھوایا۔ اسی طرح دیگر بزرگوں میں سے مولوی ابوالعطاء صاحب (جو اس وقت کی نسل میں نسبتاً چھوٹے تھے) اور مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی پچاس پچاس روپے پچپن پچپن روپے لکھوائے، جو اس زمانے کے لحاظ سے ان کی آمد کے مقابل پر بہت زیادہ تھے۔ لیکن اس وقت یہ بات کھل کر سامنے نہیں آئی تھی کہ یہ تحریک مستقل نوعیت کی ہے، ہاں بعد میں جب یہ اعلان کیا گیا کہ یہ ایک سال کے لئے نہیں بلکہ تین سال کیلئے تھی تو ان زیادہ لکھوانے والوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے یہ درخواست کی ہو کہ غلط فہمی میں زیادہ لکھوا دیا گیا ہے، طاقت سے بڑھ کر بوجھ ہے، اس لئے ہمیں

اجازت دی جائے کہ اس چندے کو کم کر دیں۔ بلکہ خود حضرت مصلح موعود نے پیشکش فرمائی کہ اگر کسی نے غلط فہمی سے اپنی طاقت سے بڑھ کر چندہ لکھوا دیا ہے تو اس کو کم کروانے کی اجازت ہے۔ یہ درخواستیں تو موصول ہوئیں کہ حضور! ہمیں یہ چندہ اسی طرح ادا کرنے کی اجازت دی جائے اور دعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس عہد پر قائم رہیں، لیکن کوئی یہ درخواست نہیں آئی کہ ہمارے چندے کو کم کر دیا جائے۔ بعد میں جب یہ بات اور کھل گئی کہ یہ تحریک تین سال کے لئے نہیں بلکہ ایک مستقل اور ایسی عظیم الشان تحریک بننے والی ہے جس کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچنی تھی اور جس کے نتیجے میں حضرت مصلح موعودؓ نے زمین کے کناروں تک شہرت پانی تھی۔ تب بھی کوئی پیچھے نہیں ہٹا، بلکہ قربانیوں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ بزرگوں کا بھی یہی عالم تھا۔ امیروں کا بھی یہی عالم تھا۔ متوسط طبقے کے لوگ جو سلسلے کے کاموں سے براہ راست متعلق نہیں تھے ان کی بھی یہی کیفیت تھی اور غرباء کی بھی یہی کیفیت تھی۔ تمام جماعت کے ہر طبقے نے قربانی میں ایک ساتھ قدم اٹھایا ہے۔ اور آج جب ہم اعداد وشمار پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان کے تجزیے سے ہرگز یہ بات سامنے نہیں آتی کہ کسی طبقے نے زیادہ قربانی کی تھی اور کسی نے کم۔ امراء نے اپنی توفیق کے مطابق بہت بڑے بڑے بڑے قدم اٹھائے۔ بڑی بلند ہمتوں کے ساتھ (دعووں کے ساتھ نہیں) وعدے لکھوائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو پورا کیا۔ اسی طرح غرباء اپنی توفیق کے مطابق، بلکہ توفیق سے بڑھ کر اس میں شامل ہوئے۔

جوش اور ولولے کا یہ عالم ہوا کرتا تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا کرتے تھے تو جو لوگ سب سے پہلے دفتر تحریک جدید میں پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے تھے ان میں دو دوست پیش پیش تھے۔ ایک کا نام محمد رمضان صاحب تھا جو مددگار کارکن تھے اور دوسرے کا نام محمد بوٹا ''تانگے والا'' تھا۔ جب تک وہ زندہ رہے ایک سال بھی اس بات میں پیچھے نہیں رہے۔ خدا نے ان کو جتنی توفیق بخشی تھی اس کے مطابق وہ لکھواتے تھے اور ادائیگی میں بھی السابقون میں شامل ہوتے تھے۔ اور وہ لوگ جو سب سے پہلے پرائیویٹ سیکرٹری کے باہر انتظام کر رہے ہوتے تھے (اس زمانے میں لوگ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں پہنچا کرتے تھے) ان میں یہ دونوں دوست پیش پیش ہوتے تھے۔ مزدوروں کا یہ عالم تھا کہ سیالکوٹ کے ایک

مزدور جوان دنوں دو روپے ’’دہاڑی‘‘ کمایا کرتے تھے، یعنی دو روپے یومیہ ان کی مزدوری تھی انہوں نے اس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑا یعنی تیس روپے چندہ لکھوایا۔ ایک اور صاحب تھے‘ وہ بھی غریب اور کمزور حال تھے۔ انہوں نے دس روپے چندہ لکھوایا۔ تو قربانی کرنے والوں کا یہ حال تھا۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تعلق ہے وہ فضل ان لوگوں پر بارش کی طرح اس طرح برسے ہیں کہ ان پر نگاہ پڑتی ہے تو قربانیاں کہتے ہوئے بھی شرم آنے لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان خاندانوں کی کایا پلٹ دی۔ ان کی نسلوں کے رنگ بدل گئے خدا نے ایسے فضل نازل فرمائے کہ پہچانے نہیں جاتے کہ یہ کون سے خاندان تھے، کس حالت میں رہا کرتے تھے اور کس تنگی ترشی میں گزارہ کیا کرتے تھے۔ وہ مزدور جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور جس نے تیس روپے سے اپنے چندے کا آغاز کیا تھا، آج ان کا چندہ تین ہزار پانچ سو روپے سالانہ ہے اور وہ مزدور جس نے دس روپے سے اپنے چندے کا آغاز کیا تھا آج اس کا چندہ ۵۰۰۰ ہزار روپے سالانہ ہے اور وہ بچہ جس نے پانچ روپے کے ساتھ اپنے چندے کا آغاز کیا تھا، گزشتہ سال اس کا چندہ پانچ ہزار روپے سالانہ سے زائد تھا۔ پس ہر عمر کے لوگوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا، ہر طبقے کے لوگوں کو اپنے فضل سے نوازا۔ روحانی لحاظ سے بھی ان لوگوں نے بہت ترقیات حاصل کیں اور دنیوی لحاظ سے بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہے اور ان کی اولادوں نے بھی ان کی قربانیوں کا اتنا پھل کھایا کہ سیری کے مقام تک پہنچ گئے اور وہ فضل ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ وہ ایک نسل سے تعلق رکھنے والے فضل نہیں ہیں بلکہ وہ دوسری نسل میں بھی جاری ہیں، تیسری نسل میں بھی جاری ہیں اور یہ معاملہ آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ زمانے کے لحاظ سے بھی لمبا ہو رہا ہے اور وسعت کے لحاظ سے بھی پھیلتا جارہا ہے۔

یہ دفتر اول دس سال تک بلا شرکت غیر جاری رہا۔ یعنی ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک کوئی اور دفتر اس کا رقیب نہیں تھا۔ جو لوگ بعد میں شامل ہوئے وہ بھی اس دفتر میں شامل ہوتے تھے۔ لیکن ۱۹۴۴ء میں ایک نئے دفتر کا آغاز ہوا جسے دفتر دوم کہا جاتا ہے۔ دفتر دوم کے جاری ہونے کے بعد دفتر اول میں داخلے کے رستے بند ہو گئے اور نکلنے کے رستے جاری رہے۔ یعنی پانچ ہزار یا اس سے کچھ زائد چندہ دہندگان جو دفتر اول میں شامل تھے، ان کو اللہ کی تقدیر بلاتی رہی اور وہ اس دنیا کو چھوڑ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے رہے اس لئے اس دفتر میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھانے کے رستے بند

تھے۔اور اب جس احمدی نے بھی تحریک جدید میں شامل ہونا تھا اس کے لئے صرف دفتر دوم کا دروازہ کھلا تھا۔ چنانچہ عظیم الشان قربانیاں کرنے والا یہ گروہ آہستہ آہستہ کم ہونے لگا اور آج ان میں سے صرف دو ہزار زندہ باقی ہیں جنہوں نے دفتر اول میں حصہ لیا تھا اور ان کے چندے کی مقدار جو اس وقت تک بیان کی گئی ہے وہ ایک لاکھ پچیس ہزار ہے، جو میرے نزدیک غلط ہے۔ میں نے ازسرنو چھان بین کیلئے کہا ہے۔ کیوں غلط ہے؟ میں اس کی وجہ بتاؤں گا۔ بہرحال دفتر اول میں حصہ لینے والوں کی تعداد جہاں تک زندہ لوگوں کا تعلق ہے وہ گر کر دو ہزار تک پہنچ گئی ہے۔لیکن تحریک جدید نے اس بات کو نظر انداز کر دیا کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مرنے کے باوجود بھی چندہ ادا کر رہے ہیں کیونکہ ان کی نسلیں ان کی طرف سے دے رہی ہیں ان کو لسٹ سے خارج کرنے کا کس کو حق ہے؟ اگر ان کا نام تحریک جدید نے اپنی لسٹ سے نکال دیا ہے تو یہ ان کی غلطی ہے۔حضرت مصلح موعودؓ کی مثال لیجئے۔ وفات کے وقت آپ کا چندہ بارہ ہزار اور چند سو تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس وقت جماعت میں سب سے زیادہ چندہ آپ کا تھا۔ بلکہ جہاں تک میرا علم ہے (ہوسکتا ہے کبھی استثناء بھی ہو گیا ہو) اگر سو فیصدی نہیں تو اکثر سالوں میں آپ کا چندہ باقی سب جماعت کے انفرادی چندوں سے ہمیشہ زیادہ رہا۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کے بچوں نے اپنے پہلے مشترکہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ مشترکہ جائیداد کے حساب میں سے سب سے پہلے ہم حضرت مصلح موعودؓ کا یہ چندہ دیتے رہیں گے اور اس چندے میں کمی نہیں آئے گی۔اس کے علاوہ بھی بچوں نے اپنے طور پر حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے چندے لکھوائے ہیں جو وہ ادا کرتے ہیں۔ پس اس رقم میں اضافہ ہو رہا ہے، کمی نہیں ہوئی۔جس کا چندہ جاری ہے وہ کس طرح مر سکتا ہے؟

اس لئے دفتر اول کی ازسرنو ترتیب کرنی پڑے گی۔ میری خواہش یہ ہے کہ یہ دفتر قیامت تک جاری رہے اور جو لوگ ایک دفعہ اسلام کی ایک مثالی خدمت کر چکے ہیں ان کا نام قیامت تک نہ مٹنے پائے اور ان کی اولادیں ہمیشہ ان کی طرف سے چندے دیتی رہیں اور ایک بھی دن ایسا نہ آئے جب ہم یہ کہیں کہ اس دفتر کا ایک آدمی فوت ہو چکا ہے۔ خدا کے نزدیک بھی وہ زندہ رہیں اور قربانیوں کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی ان کی زندگی کی علامتیں ہمیں نظر آتی رہیں۔ پس اس نقطہ نگاہ سے تحریک جدید کو دفتر اول کی ازسرنو ترتیب قائم کرنی پڑے گی، اس کو پھر منظّم کرنا پڑے گا اور وہ بچے

جو اپنے والدین یا بزرگوں کی طرف سے رقمیں ادا کر رہے ہیں اگر وہ بزرگ مر بھی چکے ہیں تو وہ زندہ شمار ہونے چاہئیں جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے۔ اور ان کے نام اس فہرست سے نہیں نکالے جائیں گے۔ بچوں کے چندوں میں سے اتنا کم کر کے جو انہوں نے اپنے والدین کے نام پر لکھوایا ہے اس فہرست میں منتقل کیا جائے جو دفتر اول کی فہرست ہے اور پھر صحیح صورت حال پیش کی جائے کہ اب کیا شکل بنتی ہے؟ مجھے امید ہے اور بھاری توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیں گے اور کبھی ایسا وقت نہیں آئے گا کہ دفتر اول کے چندے کی مقدار کم ہونی شروع ہو جائے۔ یہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑھتی رہے گی۔

دفتر دوم کا آغاز ۱۹۴۴ء میں ہوا اور اب یہ دفتر اڑتیس سال کا ہو چکا ہے۔ اس نے بھی ایک عرصہ تک بلا شرکت غیر چندے دینے والے وصول کئے یعنی اگر چہ دفتر اول میں داخلے کا رستہ بند ہو چکا تھا لیکن اس دفتر میں داخلہ جاری رہا اور اکیس سال تک یہ بغیر کسی رقابت کے جماعت کے چندہ دہندگان حاصل کرتا رہا۔ ان میں سے کچھ جاتے بھی رہے اور خدا کے حضور پیش ہوتے رہے لیکن زیادہ تعداد اندر آنے والوں کی تھی۔ یہاں تک کہ ۱۹۶۵ء میں اس دفتر کو بند کر دیا گیا ان معنوں میں کہ اس کے داخلے کے رستے بند ہو گئے (ویسے یہ دفتر جاری ہے) اور دفتر سوم کا آغاز ہوا۔ اس وقت تک اس کے چندہ دہندگان کی جو تعداد تھی وہ تو میرے سامنے نہیں آئی۔ لیکن اس عرصے میں جو سترہ سال کا عرصہ ہے لازماً ایک بڑی تعداد فوت ہو گئی ہو گی، مگر کم ہونے کے باوجود اس وقت ان کی تعداد اٹھارہ ہزار پانچ سو یا اٹھارہ ہزار چھ سو کے قریب ہے اور ان کا مجموعی چندہ تیرہ لاکھ سے زائد اور چودہ لاکھ سے کچھ کم ہے یعنی تیرہ اور چودہ لاکھ کے درمیان ہے۔

اس دفتر والوں کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں، دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کیلئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔ یعنی ایک تو زندگی ہے ہی کہ نیک لوگ جو خدا کے حضور حاضر ہوتے ہیں وہ زندہ رہتے ہیں۔ لیکن نیک اعمال کی صورت میں اگر ان کی وفات کے بعد ان کی طرف سے قربانیاں جاری رکھی جائیں تو آنحضرت ﷺ ہمیں خبر دیتے ہیں، اور ان سے زیادہ سچی خبر دینے والا کوئی

انسان پیدا نہیں ہوا، کہ وہ نیک لوگ جو نیک کام کرتے ہوئے فوت ہو جائیں اور ان کی اولاد ان کی نیکیوں کو جاری رکھے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان نیکیوں کا ثواب ان کو پہنچتا رہتا ہے۔ اس لحاظ سے میرا مطلب ہے کہ وہ عملاً بھی اس دنیا کی فعال زندگی میں زندہ رکھے جائیں گے۔

تیسرے دفتر کو قائم ہوئے آج سترہ سال ہو چکے ہیں اور اس سترہ سال کے عرصے میں اس دفتر میں جتنے شامل ہونے چاہئیں تھے اس سے بہت کم تعداد میں شامل ہوئے ہیں یعنی مشکل سے صرف پانچ ہزار تک پہنچے ہیں۔ حالانکہ دفتر اول کے وقت جماعت کی جو تعداد تھی اور بچے پیدا ہونے کی جو رفتار تھی اس کے لحاظ سے دس سال کے اندر پانچ ہزار کی تعداد کو حاصل کرنا کافی نہیں اور جبکہ خدا کے فضل سے جماعت کا عظیم الشان پھیلاؤ ہو چکا ہے اور روزانہ مجھے بچوں کے جس قدر نام رکھنے پڑتے ہیں وہی اتنے ہیں خدا کے فضل کے ساتھ کہ اب تک پانچ ہزار کیا، اگر دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کی تعداد تیس چالیس ہزار بھی ہو جاتی تو مجھے تعجب نہ ہوتا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ دفتر سوم کی طرف غفلت کی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے اس میں منتظمین کا بھی کچھ قصور ہو اور ہو سکتا ہے ہمارا بحیثیت جماعت یہ قصور ہو کہ ہم نے آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت نہیں کی۔ تربیت کیلئے یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے کہ بچوں سے بہت بچپن ہی سے چندہ لینا شروع کرو۔ ان کو ہفتہ وار یا ماہانہ کچھ رقم دو اور پھر ان سے کچھ خدا کے نام پر لو اور ان کو بتاؤ کہ ہم یہ کس غرض کیلئے لے رہے ہیں؟

اس لحاظ سے دفتر سوم کیلئے بہت ہی وسیع گنجائش موجود ہے اور اگر چہ یہ گنجائش پاکستان میں بھی ہے لیکن پاکستان سے بہت بڑھ کر غیر ممالک میں ہے۔ کیونکہ غیر ممالک کا چندہ عام اور چندہ وصیت اس وقت پاکستان کے چندہ عام اور چندہ وصیت سے دگنے سے بھی زائد ہے۔ لیکن ان کا چندہ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے چندہ کا تقریباً نصف ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کم از کم چار گنا گنجائش موجود ہے۔ اسی طرح چندہ عام اور چندہ وصیت میں بھی ابھی بہت گنجائش ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعتیں تیزی کے ساتھ چندہ باشرح دینے کی طرف آ رہی ہیں اور بہت خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ لیکن میرا جو ابتدائی جائزہ تھا اس سے یہی معلوم ہوا کہ ابھی بہت بھاری تعداد ایسی موجود تھی جو چندہ ادا ہی نہیں کر رہی تھی یا اگر ادا کرتی بھی تھی تو شرح کے مطابق نہیں دے رہی تھی اور چندہ دہندگان میں سے ایک بھاری تعداد ایسی تھی جس نے سرے سے تحریک جدید میں

شمولیت ہی نہیں کی۔تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ تحریک جدید نے بیرونی آمد کو بڑھتا ہوا دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ اب تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ کی ضرورت نہیں۔اور یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے۔قربانی کرنے والی کسی جماعت کو قربانی کی بعض راہوں سے محروم کر دینا بہت بڑا ظلم ہے۔یعنی اچھے بھلے قربانی کرنے والے، نہایت مخلص لوگ، دوسرے چندے دے رہے ہیں، لیکن ان کو توجہ ہی نہیں دلائی جا رہی کہ تم نے تحریک جدید کا چندہ بھی دینا ہے۔ذرا سی توجہ دلائیں تو وہ بڑے جوش کے ساتھ آگے آئیں گے۔

دراصل ہوا یہ کہ بیرون پاکستان جو اس وقت ہندوستان تھا جتنی جماعتیں تھیں ان میں جہاں تک تبلیغ کا اور تحریک جدید کے مشنز کا تعلق ہے ان کا تعلق صرف چندہ تحریک جدید سے تھا اور جہاں تک حصہ آمد اور چندہ عام کا تعلق ہے وہ صدر انجمن احمدیہ کے نام شمار ہوتا تھا۔مگر کچھ عرصے کے بعد حضرت مصلح موعود کے وقت میں ہی انتظامی تبدیلی کی گئی اور تمام چندہ عام ہو یا چندہ وصیت، وہ تحریک جدید کی طرف منتقل کر دیا گیا۔جب تک یہ نہیں ہوا تھا تحریک جدید کو فکر رہتی تھی کہ ہم نے اپنا خرچ کس طرح پورا کرنا ہے۔اس لئے وہ تحریک جدید کے چندے کی طرف توجہ کرتی تھی جب اچانک ان کو Wind Fall (درختوں کا جھاڑ۔وہ پھل جو خود بخود نیچے آرہتا ہے اس کو Wind Fall کہا جاتا ہے) مل گئی تو ان کو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی سہولت حاصل ہوگئی۔بہت سا زائد روپیہ جس کا ان کو گمان بھی نہیں تھا وہ ان کو مل گیا اور انہوں نے کہا اب یہ تھوڑا سا تحریک جدید کا چندہ ہے، اس کی کیا ضرورت ہے اس کو بے شک چھوڑ دو۔حالانکہ تحریک جدید کا تھوڑا سا چندہ جو ان کو نظر آ رہا ہے اس کی تو کوئی بھی حقیقت نہیں۔وہ بے شمار اخلاص جو ضائع ہو رہا ہے اس کی حقیقت ہے یعنی تھوڑے سے چندے کو دیکھتے رہے اور یہ نہ دیکھا کہ بے شمار اخلاص ہے جماعت کا جس کو یہ ضائع کر رہے ہیں۔ان کو قربانی کے مواقع سے محروم کر رہے ہیں تحریک جدید کا کیا حق تھا کہ جماعتوں کو قربانی کی راہوں سے اپنی غفلت کی وجہ سے محروم کر دیں۔

اس لئے میں نے تحریک جدید میں ایک نئی وکالت قائم کی ہے تا کہ وکالت مال کا بوجھ بٹ جائے اور اب وکالت مال ثانی خالصۃً بیرونی دنیا میں چندہ تحریک جدید کے لئے وقف ہوگی۔یعنی اس کے آمد و خرچ کا حساب اس کے ساتھ متعلق ہوگا۔اور بہت سے زائد بوجھ ان پر پڑے ہوئے تھے۔

اب وہ ہٹا دیئے گئے ہیں۔

جہاں تک چندہ عام اور چندہ وصیت کا تعلق ہے آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ باوجود ان کمزوریوں کے جن کا میں نے ذکر کیا، پاکستان کا چندہ ایک کروڑ چار لاکھ ہے۔ اس کے مقابل پر بیرونی دنیا کا دو کروڑ بیس لاکھ ہے یعنی دگنے سے بھی زائد ہے اور یہ سارا بجٹ نہیں ہے۔ جہاں تک بیرونی بجٹ کی کل آمد کا تعلق ہے وہ خدا کے فضل سے پانچ کروڑ ہو چکی ہے یعنی ایک لاکھ سے تحریک جدید کا آغاز ہوا تھا جو اب خدا کے فضل سے پانچ کروڑ تک پہنچ چکا ہے لیکن تحریک جدید کے لحاظ سے یعنی چندہ تحریک جدید کے لحاظ سے غفلت کا یہ عالم ہے کہ یہاں یعنی پاکستان میں تو بیس لاکھ سے زائد ہے (اس وقت تک خدا کے فضل سے توقع ہے بیس لاکھ سے زائد آمد ہو چکی ہوگی۔) اور باہر صرف گیارہ لاکھ کے قریب ہے۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ہم نے صحیح طور پر اس طرف توجہ نہیں کی۔ لیکن امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جب تحریک جدید کا یہ شعبہ، وکالت مال ثانی پوری طرح یہاں کی مشکلات اور ضروریات سے فارغ الذہن ہو کر بیرونی دنیا کی طرف توجہ کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت تیزی کے ساتھ وہاں چندے بڑھیں گے۔ اول تو مجھے توقع ہے کہ چندہ عام اور چندہ وصیت بھی بہت جلدی کم از کم ڈیڑھ گنا ہو جائے گا۔ اور اگر دوگنا بھی ہو جائے تو تعجب کی بات نہیں لیکن تحریک جدید میں تو بہت زیادہ گنجائش ہے۔ باہر کا جو گیارہ لاکھ ہے۔ اس کو ذرا سی توجہ کے ساتھ پچاس ساٹھ لاکھ کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ جو اس وقت کا بگڑا ہوا توازن ہے وہ درست اور برقرار ہو جائے گا اور بیرونی دنیا کی تحریک جدید کی قربانی بھی پاکستان کی قربانی کے مطابق ہو جائے گی۔ لیکن خود پاکستان میں بھی ابھی بڑی گنجائش موجود ہے۔ اس لئے جب ہم ان کو تیز کریں گے تو اپنے آپ کو نہیں بھلا سکتے۔ یعنی پاکستان میں بسنے والے احمدی بحیثیت پاکستانی احمدیوں کے اپنے آپ کو نہیں بھلا سکتے۔ میرا جائزہ یہ ہے کہ یہاں بھی دفتر سوم میں بڑی بھاری گنجائش موجود ہے۔

یہ کام میں لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ اس سے پہلے دو دفتروں میں سے ایک دفتر یعنی دفتر اول خدام الاحمدیہ کی خصوصی تحویل میں دے دیا گیا ان معنوں میں کہ وہ چندوں کی طرف خصوصی توجہ کریں۔ دفتر دوم انصار اللہ کے سپرد کیا گیا کہ وہ اس طرف توجہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل

سے انصار نے اس میں بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ تیسرا دفتر، دفتر سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں کیا گیا۔ ہوسکتا ہے یہ بھی وجہ ہو اس میں غفلت اور کمزوری کی۔ تو امید ہے کہ لجنہ اماء اللہ، انشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف توجہ کرے گی اور لجنہ کا تجربہ یہ ہے کہ جب وہ کسی کام کی طرف توجہ کرتی ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ مردوں کو شرمندہ کریں اور ان کو پیچھے چھوڑ جائیں۔ اور بسا اوقات وہ اس میں کامیاب بھی ہو جاتی ہیں۔ اس لئے مرد بھی کمر ہمت کس لیں۔ جب وہ دوڑیں گی تو آپ کو بھی دوڑنا پڑے گا۔ آپ قوّام ہیں۔ آپ کو اپنا وقار اور اپنا مقام قائم رکھنے کے لئے قربانیوں میں لازماً آگے بڑھنا ہوگا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ کا ایک بہت ہی حسین منظر ہمارے سامنے آجائے گا۔ یعنی جماعت کے تمام حصے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کیلئے دوڑ کر رہے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہر آن بڑھتی ہوئی قربانی پیش کرتے رہیں۔ خدمت کے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں، جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں، جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں۔ دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ۔ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں ہے جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔ اول تو ان کو کوئی بلا نہیں رہا اور اگر بلائے گا بھی تو سننے والے کان نہیں ہیں اور اگر سننے والے کان بھی ہوں تو وہ دل میسر نہیں ہیں جو خدا کی خاطر قربانیوں کے نام پر ہیجان پکڑ جاتے ہیں اور وہ اعضاء میسر نہیں ہیں جو عمل کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں۔ یہ توفیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو عطا ہوئی ہے۔ اس لئے ساری دنیا کے تقاضے آپ نے ہی پورے کرنے ہیں۔

پس دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پھیلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ہمیں آگے بڑھنے اور لبیّک، لبیّک اور اَللّٰھُمَّ لبیّک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

آج چونکہ انصار اللہ کا اجتماع ہوگا جو غالباً ساڑھے تین یا پونے چار بجے شروع ہونے والا ہے، اس لئے سابقہ روایات کے مطابق ان دینی مصروفیات کے پیش نظر آج عصر کی نماز جمعہ کے ساتھ جمع ہوگی۔ اس کے بعد جنہوں نے کھانا کھانا ہے یا دوسری ضروریات سے فارغ ہونا ہے، وہ فارغ ہو کر (خدام اور انصار) زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقام اجتماع میں پہنچ جائیں جو مسجد کے ساتھ ہی ملحق ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲؍ دسمبر ۱۹۸۲ء)